تفاوت رکھتے ہیں میری غرض مذہب و سائنس میں نسبت بتلانے سے یہ ہے کہ آج ایک جماعت نے ان دونوں میں امتیاز نہ کرتے ہوئے سائنس کو صداقت مذہب کیواسطے معیار ٹھہرا کر اکثر امور مذہبی کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے اور الحاد و دہریت اختیار کرلی ہے لیکن سائنس کو مذہب کی صداقت کیلئے معیار قرار دینا سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ مذہب میں بحث حشر و نشر مبدا و معاد اور دیگر امور سے ہوتی ہے اور یہ وہ اشیا ہیں جو بالکل قوی حاسہ سے غائب اور سائنس کی دست بروے بالاتر ہیں عقل کی رسائی ان تک امر محال ہے سائنس کا موضوع تو مشاہدات سے تعلق رکھتا ہے پھر کیسے۔ سائنس و عقل کو امور مذہبی کی صداقت کیلئے آلہ معیار قرار دیا جاسکتا ہے پس جب معلوم ہوا کہ یہ دونوں بلحاظ موضوع متغائر ہیں تو پھر ایک کو دوسرے کیلئے کسوٹی قرار دینا یا ایک کو دوسرے پر دست درازی کا موقع دینا ایسا ہے جیسے کوئی ڈاکٹر حکیم کے مجوزہ نسخہ کو دیکھکر مریض کو کہے کہ یہ اجزائے نسخہ تمہارے لئے سخت مضر ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں بھلا ڈاکٹر کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ جب دونوں کا طریق علاج علیحدہ تجویز نسخہ جدا گانہ پھر اعتراض کیا معنی رکھتا ہے۔ ہمارے سائنسداں حضرات جو تعلیم مغربی کے دلدادہ ہیں انہوں نے معجزات کا سرے سے انکار کردیا جنکو ان کی عقل تسلیم کرنے سے قاصر ہے گو انہوں نے دیگر امور مذہبی کا انکار بھی کیا لیکن ہم ایک اہم چیز کو واضح کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اسکا انکار کرنا گویا رسول کی رسالت کا انکار ہے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بننا یہ ایک معجزہ ہے۔ فرعون نے جسوقت موسیٰ ع کو ساحر قرار دے کر اور دنیا کے جادوگروں کو مقابلہ کیلئے جمع کیا تو انہوں نے مقابلہ میں رسیوں کو سانپ بنایا ادہر موسیٰ کو حکم ایزدی ہوا کہ آپ عصا پھینکدیں۔ بس عصا پھینکا تو بہت بڑا اژدہا بن گیا اور تمام کو نگل گیا تمام جادوگر بیساختہ پکار اٹھے امنا برب موسیٰ وھٰرون ۔ الخ الایۃ۔ اسیطرح حضرت صالح علیہ السلام سے انکی قوم نے ان کی صداقت پر ایک پتھر سے اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا پیغمبر کی استدعائے خدا تعالیٰ نے اونٹنی نکالدی لیکن انہوں نے ایفا عہد نہ کیا اور تباہ و برباد ہوگئے یہ چند معجزات میں نے بطور مشتے نمونہ از خرواری ذکر کردئے ہیں گو قرآن مجید میں بیشمار معجزات ہیں جنپر ہمارا پورا اعتقاد اور ایمان ہے کہ یہ چیزیں برحق ہیں لیکن حامیان سائنس نے انکا بالکل انکار کردیا کہ عقل اسکو تسلیم نہیں کرتی کہ لاٹھی سانپ بن جاوے اور پتھر سے اونٹنی نکل آوے گویا انہوں نے صاف قرآن کی تکذیب و انکار کیا یہ مسلمہ بات سمجھ رکھیں کہ سائنس کا موضوع دیگر اور موضوع مذہب دیگر ہے اسی بناپر انکار کرنا محض دہوکہ دہی ہے اور اگر ان اعتراضات کو تھوڑی دیر کیلئے صحیح مان لیا جائے۔ کہ لکڑی کا سانپ اور پتھر سے اونٹنی کا نکلنا ایک امر محال ہے تو کیا انہوں نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اربعہ عناصر میں انقلاب آتا ہے جس سے پانی ہوا بن جاتا ہے اور یہی بخارات ہوائیہ بادل بنکر برستے ہیں اور لوہار کی بندبھٹی میں اندر ہوا دی جائے تو یہ ہوا آگ بن جاتی ہے یہ وہ چیزیں ہیں جنکو دنیا کے فلاسفروں نے تسلیم کرلیا ہے تو کیا وہ ہستی جس نے ایک عنصر کی حقیقت کو بدلکر دوسرا عنصر بنادیا وہ قادر نہیں کہ لکڑی کا سانپ بنادے اور پتھر سے اونٹنی نکالدے بلاشبہ اسکی شان ہے یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی۔ نیز اگر عقل پر دارومدار رکھا جاوے تو عقل کب تسلیم کرتی تھی کہ ایک ہی سمندر میں میٹھا اور کھارا پانی باہم چلیں اور ایکدوسرے سے ملنے نہ پاویں لیکن آج امریکہ وغیرہ کیطرف مشاہدہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ ایسے چشمے اور سمندر موجود ہیں جہاں عقل انسانی بالکل ناقص ہے جو دن بدن کمال حاصل کررہی ہے کل جو چیز محال نظر آتی تھی آج تجربے نے بالکل ممکن ثابت کردی حقیقت میں مذہب اور عقل کی نسبت راکب اور مرکوب کی ہے مذہب راکب اور عقل مرکوب ہے پھر مرکوب جو ایک ارذل چیز ہے کیسے راکب پر زبانی طعن و تشنیع

دراز کر سکتی ہے۔

مسئلہ معجزات میں ہمارے علمائے اسلام نے بھی غیر مذاہب کے جواب دینے میں ٹھوکریں کھائیں اور انہوں نے جملہ آیات قرآنیہ کی تاویل کر ڈالی لیکن اگر یہ معلوم کر لیا جاتا کہ سائنس ابھی بہت ناقص ہے وہ کسی چیز مذہبی پر جھٹ پٹ اعتراض نہیں کر سکتی جبتک وہ درجۂ تکمیل کو نہ پہنچ جاوے اور یہ واضح رہے کہ جوں جوں سائنس ترقی کرتی جائیگی اسیقدر اس کا تطابق مذہبی امور سے بڑھتا جائیگا۔

اسلامی عبادات کی چند خصوصیات

(از مولوی محمد ابو الخیر پیرپوالی پرتاب گڈھی متعلم جماعت ثانیہ رحمانیہ)

ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقیقی معبود اور اصلی محسن کو پہچانے اور ایسے کام کرے جسکی وجہ سے اس سے قرب حاصل ہو وہ کونسا طریقہ ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے مالک کو پہچان سکتا ہے اور وہ کونسا پہلو ہے جسکو اختیار کرنے سے خدا راضی ہو سکتا ہے؟ دیگر مذاہب اور ملل نے بھی اس سوال کا جواب دیا ہے اور پرستش خالق کے مختلف اصول مقرر کئے ہیں لیکن مذہب اسلام نے عبادت کے طریقے کیا مقرر کئے ہیں وہ آج ہمیں بتانا ہے یہ امر مسلم ہے کہ دنیا صفائی کو محبوب رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص گندگی سے محترز نہیں رہتا اسکو ہر کہ ومہ ذلیل سمجھتا ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اسکے برعکس کوئی آدمی غریب ہی کیوں نہ ہو اگر پاک وصاف رہتا ہے تو اس سے ہر شخص نہایت عمدہ طریقہ سے ملتا ہے صفائی سے صحت کو جو فوائد پہنچتے ہیں آج ان سے کون واقف نہیں اسی سبب سے اسلام نے ہر نماز کیلئے وضو لازمی قرار دیا پاکیزہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ بھی محبوب رکھتا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے یحب المتطہرین۔ یعنی پاکیزہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ محبوب سمجھتا ہے۔ اسلام نے بتایا کہ اگر کوئی شخص محتلم ہو اور مجامعت کرے تو اسکو غسل کرنا چاہئے بغیر غسل کے اسکو عبادت کرنا ممنوع ہے غیر جنبی لوگوں کیلئے ہفتہ میں کم سے کم ایک دفعہ غسل کرنا واجب قرار دیا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے الغسل یوم الجمعۃ واجبٌ۔ عبادت کے سلسلے میں اس نے ہر انسان کے لئے دربار خداوندی میں ہر روز پانچ دفعہ حاضر ہونا لازمی قرار دیا نماز کیلئے وضو کو جن مصالح کی بنا پر ضروری قرار دیا گیا ہے اسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے اس کے علاوہ وضو میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ دنیاوی کاروبار میں مشغول رہنے کی وجہ سے انسان کے اعضا گرد آلود ہو جاتے ہیں اسلئے ان کو صاف وشفاف کرنیکے لئے وضو سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا تھا۔

آج یورپ نے ہر انسان کیلئے ورزش کو ضروری قرار دیا ہے لیکن ہمارے مذہب اسلام نے ایسے عبادت کے اصول مقرر کئے ہیں جن کی وجہ سے علیحدہ مستقل طور پر ورزش کرنیکی ضرورت نہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک اس قوم نے ترقی نہیں کی جس نے اپنے اندر اتحاد واتفاق نہیں پیدا کیا وہ قوم ضرور فنا ہو گئی جس میں تشتت اور تفریق پیدا ہو گئی مثلاً عربوں کو دیکھئے قبل از اسلام یہ لوگ خانہ جنگیوں کی وجہ سے نہایت وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے مختلف قبائل میں مدتوں سے آپس میں لڑائی چلی آرہی تھی لیکن